مرثیہ دیگر

میں اِک نصاریٰ سے یوں ازرہ نادانی
پوچھا کہ مسلمان ہے بولا یہ وہ نصرانی

عیسیٰ کے نواسے کو ہم عید کی قربانی
کرتے تو ہمیں پھبتا دعویٰ ہے مسلمانی

ذرآنز اگر ہوتا اپنے بھی پیمبر کے
سر کے تئیں ہم اُس کے رکھتے تلے خنجر کے

کہتے کہ مسلماں ہیں تب ہم بھی یہ منھ بھر کے
اور اب تو میں وہ کافر ہوں کا کہ نہیں ثانی

جس وقت کہی مجھ سے یہ بات نصاریٰ نے
ہر مو سے لگا میرے سُنتے ہی عرق آنے

سوچا میں جواب ایسا کیا دوں کہ جسے مانے
یہ پوچھ کے کیوں ناحق کھینچے ہیں پشیمانی

من بعد تامل کے یہ اُس کے سخن کا رد
لایا کہ عمل ایسا جن سے کہ ہوا سرزد

نزدیک ہمارے تو کافر سے بھی ہیں وہ بد
کب راہ مسلمانی ان شقیوں کی ہم مانی

سُن کر یہ نصاریٰ نے بولا متبسم ہو
یوں دیں میں تمہارے ہے تم جس پہ کہ قائم ہو

مومن ہے یزید اُس کی لعنت کے مزاحم ہو
ہرچند کہ وہ عاصی اس امر کا ہے بانی

از روے کُتب ہم یہ سُنتے ہیں تمہارے یاں
گھوڑے سے گرا جس دم فرزند شہِ مرداں

کی سعد کے بیٹے نے فریاد کہ ہاں یاراں
ہووے گی یزید آگے تم سب کی ثناخوانی

سر جلدی سے کاٹ اِسکا نیزہ پہ اٹھا لو تم
فرصت نہ تڑپنے کی ذرہ بھر اسے دو تم

مت وقت نماز اپنا اس محیا میں کھو تم
آخر تمھیں شکل اپنی ایزد کو ہے دکھلانی

سُن کر یہ ندا آئی صف باندھ وہ بد آئیں
شمر آگے ہوا سبکے ہاتھ میں تیغ کیں

القصہ زمیں اوپر کر قتل امامِ دیں
سب شکر کے سجدے میں گھسنے لگے پیشانی

کہنے لگے پھر باہم غارت بھی چلو کر لیں
تھا سب کچھ اسی خاطر اب سیم او زر لیں

نیزوں پہ اور اونٹوں پہ آگے انھوں کے دھریں
سر کاٹ کے مردوں کا کر زندوں کو زندانی

www.emarsiya.com

یہ مشورہ کر ملعون پھر آئے جو خیمے پر
اُس وقت ہوا برپا ہنگامۂ صد محشر
چادر سے حرم میں جو چہرہ کو چھپاوے تھا
شمشیر برہنہ کر اور اُس کو ڈراوے تھا
ہاتھ ایک لعیں رو رو سر اپنے یہ مارے تھا
کہہ کہہ یہ عمل کرنا قسمت میں ہمارے تھا
زینب نے کہا اُس سے گر تو یہ سمجھتا ہے
بولا کہ نہیں رہنی تم پاس تو اب یہ شے
اس طرح کیا غارت گھر اپنے پیمبر کا
چھوڑا نہ لعینوں نے کپڑا بھی بدن پہ کا
کھینچا کے حرم سارے اور آگ دی خیمے کو
مقتل کی طرف لا کر کہنے لگے اب مل لو
زینب نے کہا رو رو ان شقیوں سے یہ سُن کر
دکھلاؤ ہمیں تن سے ہر ایک ملا کر سر
سُن کر یہ لگے کہنے وہ حضرتِ زینب سے
سر گردوں کی بے مرضی تیرا جو کہا کیجے
تب کہنے لگی زینب اے قوم ستم پیشہ
بے مرضی حق نے کر تیغ و تبر و اندیشہ
فرزند کئے ٹکڑے فرزند پیمبر کے
مہر آئی نہ ذرہ بھر سِن پر تمھیں اصغر کے

تیغوں سے سر اپردوں کو پھاڑا دھے اندر
جسمانی سے لے لرزاتا عالمِ روحانی
ہر ایک لعین اُس سے چادر وہ چھیناوے تھا
کی اپنے پیمبر کے گھر پر یہ ستم رانی
اور پاؤں سے زینب کے خلخال اُتارے تھا
نزدیک خُدا جس سے کھینچیں گے پشیمانی
خلخال چھینانے کے ہے تو کس لئے درپے
بہتر ہے کہ میں ہی لوں تم سے تو ہے یہ جانی
زیور کی جگہ ہرگز چھلا نہ رہا زر کا
کٹنے سے بچا وہ کچھ کہئے جسے عُریانی
ایک ایک مخترِ اوپر جھلا کے انھیں دو دو
نعشیں تمھیں اپنوں کی جاتی ہیں جو پہچانی
تم سر تو ہماروں کے رکھے ہی نہیں تن پر
صورت ہمیں اپنوں کی جائے گی تبھی جانی
کچھ پاس بچا ہو تو اُجرت میں وہ ہم کو دے
کیوں کھینچنی بے حاصل ناحق کی پشیمانی
سر گردوں کی مرضی کا آیا تمھیں اندیشہ
واں جانِ نبی مارا جس جاگہ نہ تھا پانی
لوہو میں کئے غلطاں اعضا علی اکبر کے
اُس کا بھی نہ چھوڑا جی ہو کر عدوِ جانی

www.emarsiya.com

لٹ سہرے کی قاسم کے نیزے سے لٹکتی تھی
اور نوچنے کی خاطر بال اپنے جھٹکتی تھی
عابد جو بیچارا ہے اُس بیوہ کا وہ بھائی
اُتری نہیں تپ اُس کی جس دن سے اُسے آئی
عباس جو دریا سے بھر مشک نکل آیا
مُنھ تیروں کا تب اُس نے اُس مشک پہ برسایا
کیوں طنز و تعرض سے باتیں یہ بناتے ہو
آپس میں عزیزوں کو اس طرح ملاتے ہو
یہ عین کرم ہے گر اس طرح سے ملواؤ
نیزوں پہ ہمارے بھی سر شام کو لے جاؤ
حیران ہوں کہ محشر میں کس طور سے آؤ گے
افعال یہ پوچھیں تو کیا بات بناؤ گے
یہ حرف سُن اکثر کے آنسو چلے ترا کر
کتنے ہی شقی اُن میں اس بات سے جھنجھلا کر
چاہا یہ لعینوں نے واں گھوڑوں کو گرواویں
عترت کے تئیں اُس کی یہ ظلم بھی دکھلاویں
یہ ٹھان کے وہ ملعون گھوڑوں پہ چڑھے جس دم
اک شیر ہوا پیدا ہیبت میں بہ از رستم
من بعد کہ واں ان کے جتنے تھے گئے مارے
اور آل محمد کے تھے قتال جو بیچارے

سر اونٹ کے کوہان سے دولھن بھی پٹکتی تھی
آلودہ ہے لوہو سے اُس بیوہ کی پیشانی
طوق اُس کے گلے تم نے من ایک کی پہنائی
اس حال پہ اونٹوں کی سونپی اُسے شتربانی
دانتوں سے اُسے پکڑا جب ہاتھوں کو کٹوایا
چھلنی کی طرح اُس میں آخر نہ رہا پانی
جلتوں کے تئیں ناحق کاہے کو جلاتے ہو
یاں لا کے مگر حالت یہ تھی ہمیں دکھلانی
گر قتل ہمیں بھی یاں ساتھ ان کے ہی کرواؤ
خوش ہوئیں گے ہم تم سے یہ بات جو تم مانی
عقبیٰ میں محمد کو مُنھ کیونکر دکھاؤ گے
لعنت کریں گے تم کو کیا ان سے کیا جانی
خاموش ہوئے بعضے دل اپنے میں بل کھا کر
خاطر میں لگے لانے یہ وسوسہ شیطانی
اُس نعش مطہر کو سموں سے کھندلواویں
جس ظلم کو دُنیا میں کہیے کہ ہے لاثانی
نزدیک یہ تھا ہوویں اوراق فلک برہم
اُس نعش مطہر کی کرنے کو نگہبانی
دے غسل و جنازہ پڑھ سونپے بزمیں سارے
بے دفن و کفن چھوڑے اُن کی تن نورانی

www.emarsiya.com

اس کام سے ہو فارغ پھر لکھے وہ طوفاں — عترت کو محمد کی کرتے ہوئے سرگرداں
گذری جو غریبوں پر دن رات مصیبت دانی — اُس کے تئیں کیا کہیے قصہ ہے یہ طولانی
گر سمجھو کہ یہ قصہ کچھ ہم نے بنایا ہے — تو دیکھو کتب اپنی واں کن نے لکھایا ہے
سُن کر اسے اپنی تو خاطر میں یہ آیا ہے — کچھ یہ بھی عمل ہوگا مشروط مسلمانی

قصہ یہ کہا مجھ سے جس وقت نصارا نے — یاں تک میں رو وا سُن کر غش مجھ کو لگا آنے
پھر آکے افاقے میں بولا میں جو تو مانے — دوں اُن کا نشاں وہ جو اس امر کے ہیں بانی

خلعت جو محمدؐ کو دی حق نے نبوت کی — ہر قوم کو حضرت نے اسلام کی دعوت کی
ایمان کئی لائے تب راہ صداقت کی — بہتوں نے کیا سُن کر انکار مسلمانی

منکر جو رہے اُن کو ہر طرح سے سمجھایا — پر اُن کی نہ خاطر میں سرور کا سخن آیا
تب اُن کے لئے حق نے سرور سے یہ فرمایا — مارو اُسے راہ دیں جن نے کہ نہیں مانی

جو امر الٰہی تھا پھر اُس کو بجا لائے — کتنے ہی جہنم میں شمشیر سے پہنچائے
تب مصلحتاً ڈر کر اسلام میں تو آئے — پر تھی وہ محمدؐ کے دل میں عدوئے جانی

اولاد وہ اُن کی ہیں جو آل محمد پر — آئے تھے یزید اپنا سردار مقرر کر
لڑنے کے لئے لے کر تیغ و تبر و خنجر — آخر وہ قصاص اپنا لے جگ سے ہوئے فانی

فرق اس میں نہیں ذرہ جو کچھ کہ کہا ہے میں — یہ بات بلا شک ہے سُنتا ہے نصارائی میں
کرنے کو یزید اور پر جو لعن کے مانع ہیں — ہیں نسل انھوں کی وہ کیا اُن کی مسلمانی

سُن کر یہ نصارائی کو جب شک نہ رہا مطلق — بولا کہ تمھارا دیں سب دینوں میں ہے برحق
ایمان سے تب نکلا کر کفر کا پردہ شق — آیا کلمہ پڑھ کر اسلام میں نصرانی

لکھا ہے جو سودائیں یہ مرثیہ اس کد سے — محفوظ رکھے خالق تجھ کو نظر بد سے
پاوے گا صلا اس کا محشر میں محمدؐ سے — روتے ہیں سدا سُن کر ایرانی و تورانی

www.emarsiya.com